ویسے گھوڑے کی اس ہجو کے سلسلے میں ایک یہ توضیح بھی پیش کی گئی ہے کہ چونکہ اس زمانے میں عام فوجی اور سماجی زندگی میں انحطاط کے آثار پیدا ہو گئے تھے لہذا سودا نے گھوڑے کو محض تمثیل کے طور پر پیش کیا اور اس کا سہارا لے کر اس زمانے کے مٹتے ہوئے فوجی نظام کا مذاق اڑایا۔ بے شک یہ توضیح بڑی حد تک درست ہے لیکن سودا نے گھوڑے کے علاوہ "ہاتھی" کی بھی ہجو لکھی ہے اور "ہاتھی" صرف زمانہ قدیم کے فوجی نظام کی نمائندگی کر سکتا ہے۔ بہر حال گھوڑے کی ہجو کا عام انداز اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ سودا نے یہ ہجو فارسی ہجویات کی تقلید میں لکھی —— یہ دوسری بات ہے کہ اس خوبی سے لکھی کہ اس میں نہ صرف مقامی خصوصیات داخل ہو گئیں بلکہ اس میں ظرافت کے بہت سے قیمتی عناصر بھی شامل ہو گئے۔

(سودا کی ان ہجویات کے ساتھ ساتھ میر کی ہجویات کا ذکر بھی ضروری ہے اور اگرچہ اس میں کوئی کلام نہیں کہ ہجو کے میدان میں سودا کو میر پر سبقت حاصل ہے تاہم میر کی وہ ہجویات یقیناً" اہم ہیں جن میں انہوں نے ذاتیات کے جھگڑوں میں الجھنے کی بجائے اپنے ماحول کو ہجو کا نشانہ بنایا ہے)۔ مثال کے طور پر انہوں نے اپنے "گھر" کا جس انداز سے مضحکہ اڑایا ہے اور جس طریق سے اس کی جزئیات پر نظر غائر ڈالی ہے وہ بے حد قابل تعریف ہے ۔علاوہ ازیں چونکہ "گھر" کی یہ ہجو میر کے رنگ طبیعت کے عین مطابق ہے لہذا یہاں وہ اپنی شاعری کے مقام بلند پر بھی دکھائی دیتے ہیں۔ میر دراصل نہاں خانہ دل کے شاعر ہیں اور